خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات | 10-اکتوبر 1996ء

روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 231 | جمعرات 26 جمادی الاول - 1417ھ 10 اخاء 1375ہش 10 اکتوبر 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کو اپنے نفس اور اپنے کل تعلقات پر مقدم رکھو

انسانی تغیرات کے وقت جب نیکی کی طرف انسان کے تغیر ہوتے ہیں تو خدا بھی ایک نئی تجلی سے اس پر ظاہر ہوتا ہے اور ہر ایک ترقی یافتہ حالت کے وقت جو انسان سے ظہور میں آتی ہے خدا تعالیٰ کی قادرانہ تجلی بھی ایک ترقی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے۔ وہ خارق عادت قدرت اسی جگہ دکھاتا ہے جہاں خارق عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے۔ خوارق اور معجزات کی یہی جڑ ہے۔ یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے۔ اس پر ایمان لاؤ اور اپنے نفس پر اور اپنے آراموں پر اور اپنے کل تعلقات پر اس کو مقدم رکھو اور عملی طور پر بہادری کے ساتھ اس کی راہ میں صدق و صفا دکھلاؤ دنیا اپنے اسباب اور اپنے عزیزوں پر اس کو مقدم نہیں رکھتی مگر تم اس کو مقدم رکھو تا تم آسمان پر اس کی جماعت لکھے جاؤ۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جو (کلام الٰہی) میں تدبر کرتے ہیں اور خدا کی راہ میں اس کے پانے کے واسطے صدق و اخلاص سے کوشش اور ورزش کرتے ہیں اور یہی ہیں کہ آخر جن کی پرسوز اور دردمندانہ محنتیں اور کوششیں ضائع نہیں کی جاتیں اور آخر یہ لوگ جو صبر سے خدا تعالیٰ کے دروازے پر مانگتے ہیں اور اخلاص اور صدق سے کھٹکھٹاتے ہیں ان کے واسطے کھولا جاتا ہے اور آخر وہ اپنے صدق و اخلاص اور سچی تڑپ اور حقیقی اضطراب کی وجہ سے خدائی فیوض کے خزانوں کے مالک اور وارث بنائے جاتے ہیں۔

دیکھو خدا بڑا بے نیاز ہے۔ اس کو اس بات کی کیا پروا ہے کہ کوئی جہنم میں جاوے یا کہ بہشت میں جاوے کسی کے دوزخ میں جانے سے خدا کا کچھ بگڑتا نہیں اور کسی کے بہشت میں جانے سے سنورتا نہیں۔ خدا کا اس میں ذاتی نفع یا نقصان کچھ بھی نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (-) یعنی کیا بس اتنی بات سے کہ لوگ زبان سے اتنا کہہ دیں کہ ہم ایمان لائے۔ خدا راضی ہو جاتا ہے اور حال یہ کہ ابھی ان کے اس قول کا امتحان نہیں کیا گیا کہ آیا وہ حقیقتاً (صاحب ایمان) ہیں بھی یا کہ نہیں اور ان کے اس قول کا صدق و کذب ظاہر نہیں ہوا۔ پس سچی اور پکی بات یہی ہے کہ انسان اول صدق، اخلاص اور گذارش اختیار کر کے اپنے اوپر ہزاروں موتیں وارد کرے جب جا کر اللہ تعالیٰ رحم کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 508)

درخواست دعا

○ مکرم مبارک احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ سابق امیر ضلع سکھر لکھتے ہیں۔

مکرم محمد صدیق میمن صاحب سابق قائد علاقہ سکھر کی والدہ صاحبہ عرصہ تین ماہ سے گردے، مثانے اور پتے میں پتھری کی وجہ سے بیمار ہیں اور اب یرقان بھی ہو گیا ہے۔ تقریباً ایک ماہ سے کھانا پینا بند ہے۔ جس کی وجہ سے بہت کمزوری ہو گئی ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد کامل شفا بخشے۔

اسی طرح مکرم شوکت علی صاحب آف الرحیم جیولرز کراچی عرصہ چار ماہ سے بعارضہ Liver Cancer بیمار ہیں۔ موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم نصر اللہ خان صاحب ناصر مربی سلسلہ کی ہمشیرہ مکرمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری حمید احمد صاحب ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس (کارکن دار الضیافت) کی آنکھ کا اپریشن مورخہ 8- اکتوبر کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے۔ احباب سے کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم محمد طفیل صاحب ولد مکرم محمد عبد اللہ صاحب محلہ دار العلوم جنوبی ربوہ گردہ کی تکلیف کی وجہ سے سخت بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

○ مکرم لقمان خالد صاحب جرمنی کا نکاح ہمراہ مکرمہ عالیہ ناصر صاحبہ بنت محمد سلیم ناصر صدر جماعت احمدیہ سانگھڑ شہر مورخہ 96-8-23 کو پندرہ ہزار جرمن مارک حق مہر پر مکرم فضل الٰہی صاحب مربی سلسلہ نے بمقام بیت الحمد سانگھڑ شہر میں پڑھا۔ مکرم لقمان خالد صاحب جرمنی مکرم چوہدری محمد بوٹا صاحب کے پوتے ہیں اور مکرمہ عالیہ ناصر صاحبہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب کاٹھ گڑھی کی پوتی ہیں۔ احباب جماعت سے نکاح کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

انعامات کا مستحق بندہ اسی وقت ہوتا ہے جب مالک کی راہ میں کسی چیز کی بھی پروا نہ کرے۔
حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

تربیت کے تقاضے پورے کرنا بہت اہم ذمہ داری ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ایک طرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہماری (دعوت الی اللہ) کوششوں کو پھل لگنے کی ہوا ایسی شان کے ساتھ چل پڑی ہے کہ کوششوں کا کہنا تو یونہی تکلف ہے۔ پھل ویسے ہی تیار ہوئے بیٹھے ہیں۔ اب تو درخت ہلا کر پھل اکٹھے کرنے والی بات رہ گئی ہے۔

اور دوسری طرف تربیت کے تقاضے پورا کرنے کی جو ذمہ داری بڑھ رہی ہے میں سمجھتا ہوں ابھی ہم اس کی طرف توجہ نہیں دے رہے۔ پس بہت ہی اہم بات ہے کہ جو پھل اللہ تعالیٰ عطا فرما رہا ہے اسے سنبھالیں جو بھی احمدی ہوتا ہے امیر کا کام ہے کہ جائزہ لے کہ وہ کسی کے سپرد ہوا بھی ہے کہ نہیں۔ کوئی اس سے مستقل تعلق رکھ بھی رہا ہے کہ نہیں۔ کوئی نظر ڈال بھی رہا ہے کہ نہیں کہ احمدی ہونے کے بعد کہیں کھسکنا تو نہیں شروع ہو گیا۔ یعنی غیروں کے اثر اور ان کے دباؤ کے نیچے یا معاشرے کی دوسری کشش کے نتیجے میں اس نے آہستہ آہستہ واپسی کا سفر تو نہیں کر لیا۔ یہ ہو جایا کرتا ہے۔ مگر آپ کو اس ضمن میں ہوشیار ہونا پڑے گا اگر نگرانی رکھیں اور ہوشیار رہیں۔ ہر نئے احمدی پر نظر ہو۔ پتہ ہو کہ کوئی پیار کرنے والا کوئی محبت کرنے والا، کوئی اچھی نصیحت کرنے والا، کوئی نیک اعمال والا شخص یا خاندان ان کی نگرانی کر رہا ہے ان کو جذب کر رہا ہے تو پھر اطمینان ہو گا کہ ہاں یہ کام صحیح خطوط پر چل پڑا ہے۔ لیکن جس کثرت

باقی صفحہ 7 پر

وہ انسان بڑا ہی بد قسمت اور بد بخت ہے جو خدا تعالیٰ سے مایوس ہو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

10- اخاء 1375 ہش 10 - اکتوبر 1996ء

نیکیوں میں آگے ہی آگے بڑھیے.

نیکی کرنا بھی بڑی بات ہے لیکن نیکی میں آگے ہی آگے قدم رکھنا حقیقی طور پر انسان کو بہتر نیکیاں کرنے والا بنا دیتا ہے۔ جس طرح کہا جاتا ہے کہ صاحب ایمان کے گزرے ہوئے کل سے آج زیادہ بہتر ہوتا ہے یا ہونا چاہئے اور اس کے آج سے کل جو آنے والا ہے وہ زیادہ بہتر ہوتا ہے یا ہونا چاہئے۔ اسی طرح نیکی کے متعلق بھی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ انسان ایک ہی طرح کی نیکیاں کرتا ہے' ان کا ایک ہی معیار ہے یا وہ نیکیوں میں آگے سے آگے قدم رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کی کل کی گئی نیکی سے آج کی جانے والی نیکی زیادہ بہتر ہونی چاہئے اور آج کی جانی والی نیکی سے آنے والے کل کی' کی جانے والی نیکی زیادہ بہتر ہونی چاہئے۔ لیکن نیکی کو بہتر کس طرح کہا جاسکتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کام تو وہی کیا جائے۔ لیکن اس کے باوجود ایک نیکی دوسری نیکی سے بہتر ہو اور وہ اس طرح کہ انسان کے اپنے دل میں جذبہ بڑھتا رہے۔ جذبے کو بے شک لوگ آسانی سے دیکھ نہیں سکتے اور لوگ نیکی کی جزا بھی نہیں دے سکتے۔ لیکن خدا تعالیٰ جو نیکیوں کی جزا دیتا ہے وہ انہیں دیکھتا بھی ہے اور اس کے سامنے ایک ہی کی جانے والی نیکی جذبے کے لحاظ سے مختلف مرتبہ رکھ سکتی ہے۔ کسی نے یونہی کوئی نیکی کردی دل میں ایک ذرا سا خیال آیا اور نیکی کا کام کر دیا۔ اس کے معنے اور ہیں اس کی جزا بھی اور ہے۔ اور نیکی کے لئے دل میں ہر وقت جذبے کا بڑھتے رہنا اور یہ سوچتے رہنا کہ میں کون سی نیکی کر سکتا ہوں اور کس طرح بلا تاخیر وہ نیکی کر لوں یہ انسان کے جذبے کا آئینہ دار ہے اور یہی وہ بات ہے جو اللہ کی نظر میں ایک جیسی دو نیکیوں میں فرق کرتی ہے۔

ایک نیکی بغیر کسی جذبے کے کی گئی۔ اور ایک نیکی جذبے کے ساتھ کی گئی۔ جو نیکی جذبے کے ساتھ کی جائے گی وہ یقیناً دوسری نیکی سے بہتر ہوگی۔ کسی شخص نے کسی کی مدد کی اور ویسی ہی مدد کسی اور شخص کی بھی کی۔ یا پہلے شخص ہی کی دوبارہ مدد کی۔ تو یہ اور بات ہے۔ یہ بھی نیکی کا کام ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی جزا بھی مقرر ہے۔ لیکن اگر وہ یہ نیکی کرنے کے بعد اپنے دل میں نیکی کا جذبہ محسوس کرے اور اس کے دل میں یہ خواہش پیدا ہو کہ وہ مزید نیکیاں کرے اور وہ واقعی مزید نیکیاں کرنے لگ جائے تو پہلی نیکی کے بعد کی گئیں نیکیاں یقیناً زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہو سکتی ہیں۔ کیونکہ وہ ایک ایسے جذبے کے ساتھ کی گئی ہیں جو بذات خود قابل تحسین ہے اور خدا تعالیٰ کے ہاں جس کی بہت پذیرائی ہے۔ بعض اوقات انسان نیکی کرتا ہے اور پھر رک جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ نیکی کی قبولیت کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ وہ ایک نیکی کے بعد دوسری نیکی کرنی چاہتا ہے۔ اور وہ دوسری نیکی کر بھی لیتا ہے لیکن اگر ایک نیکی کرنے کے بعد اس کے دل میں جذبہ ہی نہ پیدا ہو کہ وہ نیکیاں کرے اور وہیں ٹھہر جائے اور مزید کوئی نیکی نہ کرے تو اس بات کا بھی امکان ہے کہ پہلی نیکی بھی ضائع ہو جائے۔

پس پہلی نیکیوں کو ضائع ہونے سے بچانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ انسان نیکیاں کرتا ہے اور وہ صرف اسی طرح نیکیاں کرتا رہے گا کہ اس کے دل میں جذبہ پیدا ہو اور یہ جذبہ اسے آگے سے آگے لے جائے۔ جو لوگ نیکی کرنے کے بعد ٹھہر جاتے ہیں ان کا انجام کبھی اچھا نہیں ہوتا۔ ان کی پہلی نیکی بھی ضائع جاتی ہے اور آئندہ نیکیوں کا موقعہ یا توفیق بھی نہیں ملتی۔

پس نیکی کرنے کے بعد ہمارے دل میں یہ جذبہ پیدا ہونا چاہئے۔ اور اس جذبے کو بڑھتے رہنا چاہئے کہ ہم نے نیکیاں کرنی ہیں۔ ہم اپنے ماحول پر نظر رکھیں اور جہاں کہیں اور جب بھی نیکی کا موقعہ ملے نیکی کرتے رہنا چاہئے۔ اور اس کا آسان ترین طریق تو یہ ہے کہ انسان اپنے گھر سے نیکی شروع کرے۔ اپنے بیوی بچوں کے ساتھ نیک سلوک کرے اور اس سلوک کے جذبے کو بڑھاتا چلا جائے یہی وہ جذبہ ہے جو بیوی بچوں سے آگے نکل کر اپنے ماحول میں اثر پذیر ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے۔

مجھ سے شکوہ ہے تو مجھ سے بات کر
دوسروں کے کان تو یوں ہی نہ بھر
ہے اگر میری خطاؤں کا یقیں
اپنی حالت دیکھ' اور کر' درگذر

ابوالاقبال

حضرت مولانا ابوالعطاء کی وفات پر

ٹال سکتا ہے خداوندا تری تقدیر کون
توڑ سکتا ہے ترے قانون کی زنجیر کون

اپنی تو تدبیر بھی ہے قبضۂ تقدیر میں
بن ترے ہے میرے مولا مالکِ تدبیر کون

چھوڑ کر دنیا کو خالد جا بسا ہے خُلد میں
اب چلائے حجت و برہان کی شمشیر کون

کون دے گا دشمنانِ دیں کو اب مسکت جواب
اب مجالس میں کرے گا دلربا تقریر کون

وہ ترا فرقان تیرے علم و عرفاں کا امیں
اب عطا اس کو کرے گا دلکشا تحریر کون

خود بنا دے گا جسے چاہے وہ تیرا جانشیں
جز خدا کرتا ہے ملت کی بھلا تعمیر کون

ہے بھروسہ قادرِ مطلق پہ ورنہ اے ظفَر
اصفیا کی موت پر ہوتا نہیں دلگیر کون

کلامِ ظفر

ظفر محمد ظفر

محض خدا تعالیٰ کے لئے قربانی کرنے والی جماعت

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ نے ہمیں اپنے قرب میں آگے بڑھنے کا تحریک جدید کے ذریعہ ایک عظیم الشان موقعہ عطا فرمایا ہے اس کو ضائع مت کرو۔ آگے بڑھو اور خدا تعالیٰ کے ان بہادر سپاہیوں کی طرح جو جان و مال کی پرواہ نہیں کیا کرتے۔ اپنا سب کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کردو اور دنیا کو یہ نظارہ دکھا دو کہ بے شک دنیا میں دنیاوی کامیابیوں اور عزتوں کے لئے قربانی کرنے والے لوگ پائے جاتے ہیں مگر محض خدا تعالیٰ کے لئے قربانی کرنے والی جماعت آج دنیا کے پردے پر سوائے احمدیہ جماعت کے اور کوئی نہیں۔ وہ اس راہ میں قربانی کا ایسا امتیازی رنگ رکھتی ہے جس کی مثال دنیا کی اور قوم پیش نہیں کرسکتی۔"

(وکیل المال اول تحریک جدید)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالحمید چوہدری

حضرت مرزا ناصر احمد صاحب

الفضل 7 اگست 1996ء میں حضرت سیدہ طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ کا مضمون "حضرت مرزا ناصر احمد صاحب۔ آخری علالت' وفات" پڑھنے کے بعد میرا ذہن آج سے قریباً 14 سال پیچھے چلا گیا میں نے دیکھا کہ:۔

25 مئی 1982ء کا دن تھا میں اسلام آباد میں سویڈن کے سفارت خانہ میں اپنے پاسپورٹ پر ویزا لگوانے کے لئے گیا ہوا تھا کیونکہ میری کمپنی نے مجھے اپنے ہیڈ آفس جو سویڈن کے شہر لنڈ (Lund) میں ہے ایک میٹنگ کے لئے بلایا تھا۔ سفارت خانہ میں میری ملاقات مکرم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب سے ہوئی غالباً مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب بھی ان کے ہمراہ تھے۔ میرے دریافت کرنے پر انہوں نے مجھے بتایا کہ حضرت امام الثالث کا دورہ یورپ کا پروگرام بنا ہے اور وہ ویزا لگوانے آئے ہیں۔

میں اپنے پروگرام کے مطابق 2 جون 1982ء کو سویڈن پہنچ گیا۔ 13 جون کو مجھے اپنے کام سے فراغت ملی تو ہوٹل سے میں نے اپنے چھوٹے بھائی عزیزم چوہدری محمد عبدالماجد جو وی آنا۔ آسٹریا میں اقوام متحدہ کے ایک ادارہ میں بطور سنیئر مشیر کام کر رہے تھے کو ان کی خیریت معلوم کرنے کے لئے فون کیا تو حال احوال پوچھنے کے بعد انہوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ "کیا آپ کو حضرت صاحب کا پتہ چلا ہے" چونکہ مجھے معلوم تھا کہ آپ کے ویزے لگوائے جا رہے تھے میں نے بے ساختہ اپنے بھائی سے پوچھا کہ "حضرت صاحب کب تشریف لا رہے ہیں" اس پر انہوں نے مجھے یہ روح فرسا خبر سنائی کہ "آپ وفات پا گئے ہیں" میں چونکہ ایسی خبر سننے کے لئے ذہنی طور پر بالکل تیار نہیں تھا میں نے اپنے بھائی سے کہا کہ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں تو انہوں نے قدرے تفصیل بتائی اور یہ بھی بتایا کہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب منصب امامت پر فائز ہوئے ہیں یہ خبر سننے کے بعد میں نے فون بند کر دیا اور میں نڈھال ہو کر صوفہ پر بیٹھ گیا میری آنکھوں سے آنسوؤں کا ایک سیلاب امڈ پڑا اور کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ یہ کیا ہو گیا ہے۔ وطن سے ہزاروں میل دور بیٹھا ہوا آنسو بہا رہا تھا اس وقت میرے پاس کوئی بھی اپنا نہیں تھا جس سے میں اپنا غم بٹا سکتا۔ پھر اچانک میرے ذہن کے پردہ پر ایک فلم چل پڑی اور ایک ایک واقعہ اور اپنے پیارے امام سے ملاقاتیں میری نمناک آنکھوں کے سامنے آنا شروع ہو گئیں:۔

میں نے حضرت صاحب کو منصب امامت پر فائز ہونے سے پہلے اور بعد میں جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسوں پر تقریریں کرتے ہوئے دیکھا۔

میرے والد مکرم حضرت چوہدری محمد حسین صاحب اور میں جمعہ کی عبادت احمدیہ ہال میگزین کراچی صدر میں ادا کیا کرتے تھے۔ نومبر 1965ء سے قبل آپ جب کبھی کراچی آتے تو آپ بھی جمعہ کی عبادت ادا کرنے کے لئے احمدیہ ہال میں تشریف لاتے تھے۔ جب میں اپنے والد صاحب کو بتاتا کہ مرزا ناصر احمد صاحب بھی تشریف لائے ہوئے ہیں وہ (میرے والد صاحب) دریافت کرتے کہ "کہاں بیٹھے ہیں" جب میں انہیں بتاتا تو وہ اس سرعت اور تیزی کے ساتھ آپ تک پہنچتے جیسے لوہے کا ٹکڑا مقناطیس کی طرف کھنچا چلا جاتا ہے۔ میرے والد صاحب آپ سے مصافحہ اور معانقہ کرتے اور آپ کی خیر خیریت دریافت کرتے۔ اس وقت تو سمجھ نہیں آتی تھی لیکن بعد میں خیال پیدا ہوا کہ شاید میرے والد صاحب کو کوئی خدائی اشارہ مل چکا تھا۔

آپ کے ہی مشورہ کے مطابق 1970ء میں میں نے نون پاکستان لمیٹڈ (خشک دودھ اور نور پور مکھن بنانے والا ادارہ) بھلوال ضلع سرگودھا میں ملازمت اختیار کی تو اکثر ربوہ جو بھلوال سے قریباً 56 میل کے فاصلہ پر ہے میں آپ کی خدمت میں ملاقات کے لئے حاضر ہوتا تھا۔ ایک مرتبہ جب میں ملاقات کے لئے آپ کے کمرہ میں داخل ہوا تو آپ صوفہ پر تشریف فرما تھے میں آپ کے قریب فرش بیٹھ گیا تو آپ نے فوراً فرمایا "اٹھو! میرے پاس صوفہ پر بیٹھو"

غالباً 1975ء کی بات ہے کہ آپ ربوہ سے اسلام آباد تشریف لے جا رہے تھے کہ کینال ریسٹ ہاؤس ہیڈ فقیریاں (بھلوال سے گجرات جاتے ہوئے تقریباً 20 میل کے فاصلہ پر) میں جماعت احمدیہ سرگودھا نے آپ کی خدمت میں چائے پیش کی جماعت کی طرف سے مجھے پیغام ملا کہ میں بھی اس دعوت میں شرکت کروں۔ مجھے ان دنوں بطور صدر جماعت احمدیہ بھلوال کی خدمت کی توفیق مل رہی تھی۔ چنانچہ میں اپنی اہلیہ شیریں حمید اور اپنی چھوٹی بیٹی عزیزہ عائشہ مبارکہ کو لے کر کینال ریسٹ ہاؤس ہیڈ فقیریاں پہنچا اور آپ سے ملاقات کی۔ اسلام آباد روانہ ہونے سے قبل آپ نے بڑی بیٹی کو پیار کیا اور اس کے دونوں گالوں کو اپنے ہاتھوں میں پکڑا اور فرمایا "اچھا تو تم لیبیا جا رہی ہو۔ وہاں جا کر عربی ضرور پڑھنا" ان دنوں مجھے لیبیا کی حکومت کی طرف سے وہاں ملازمت کرنے کے لئے ایک پیشکش ملی ہوئی تھی۔ تاہم بعد میں میں وہاں نہ جا سکا۔

فروری 1977ء کی بات ہے کہ میں فیکٹری سے ملحقہ اپنی کوٹھی میں دوپہر کے کھانے کے لئے پہنچا ہی تھا کہ اچانک دو کاریں میری کوٹھی کے سامنے آ رکیں جن کی آواز سن کر باہر نکلا تو میں نے دیکھا کہ حضرت امام الثالث ایک کار سے باہر آ رہے تھے۔ حضرت نواب منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت امام الثالث' مکرم مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ' مکرم مرزا خورشید احمد صاحب اور عزیزم صلاح الدین ایوبی (میرا بھانجہ) آپ کے ہمراہ تھے۔ حضرت امام الثالث کو اپنے غریب خانہ میں دیکھ کر مسرت بھرے جذبات کی شدت پر قابو نہ پا سکا۔

وہ آئیں گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہے
کبھی ہم ان کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں

میں نے آپ سے مصافحہ کیا آپ نے فرمایا "اسلام آباد سے آ رہا ہوں دوپہر کے کھانے کا وقت ہو گیا تھا سوچا کھانا آپ کے ساتھ کھا لیتے ہیں ویسے کھانا ہمارے پاس ہے جو مرزا منیر احمد صاحب نے جہلم سے ہمیں دیا تھا" گھر میں داخل ہونے کے بعد آپ نے اپنا اوور کوٹ اتارا اور دستار مبارک اتار کر میز پر رکھنے کے بعد فرمایا کہ "میں باتھ روم میں جانا چاہوں گا" مجھے معلوم تھا کہ آپ بہت ہی صفائی پسند تھے اگر غسل خانہ صاف نہ ہوا تو آپ اسے استعمال نہیں فرمائیں گے۔ میں جب آپ کو غسل خانہ تک لے کر گیا تو اس کا دروازہ کھول کر آپ نے اندر جھانکا اور فرمایا "ہاں میں استعمال کر لیتا ہوں" بعد میں مجھے پتہ چلا کہ اسی صبح میری اہلیہ شیریں حمید نے اپنے ہاتھوں پر ربڑ کے دستانے چڑھا کر غسل خانہ کی سفید ٹائلیں۔ واش بیسن اور نہانے والے ٹب کو تیزاب سے صاف کیا تھا جس کی وجہ سے تمام چیزیں "لشک" رہی تھیں اسی اثنا میں میری اہلیہ نے خود روٹی پکانی شروع کر دی سالن انہوں نے پہلے سے تیار کیا ہوا تھا۔ میرے باورچی نے عزیزم صلاح الدین ایوبی کے ساتھ مل کر تازہ مالٹے اور کینو جو حسن اتفاق سے گھر میں موجود تھے سے تازہ رس نکالنا شروع کر دیا۔ آپ نے کھانا میز پر بیٹھ کر تناول فرمایا جبکہ حضرت نواب منصورہ بیگم صاحبہ نے کھانا دوسرے کمرے میں تناول فرمایا کھانا کھانے کے دوران حضرت صاحب نے میرے بھائیوں کے نام لے کر ہر ایک کے بارے میں دریافت فرمایا لیکن میرے بڑے بھائی چوہدری محمد عبدالسمیع صاحب کے بارے میں دریافت نہ فرمایا جس پر میں نے بھائی صاحب کا نام لیا تو آپ نے فرمایا "وہ تو میرے دوست ہیں" میری اہلیہ جب کھانا تیار کر رہی تھیں تو آپ باورچی خانہ میں تشریف لے گئے۔ ادھر ادھر دیکھنے کے بعد آپ نے فرمایا "اچھا ہے" اتفاق سے میری اس کوٹھی کا باورچی خانہ بارہ فٹ لمبا اور نو فٹ چوڑا تھا۔ کھانے کے بعد میری اہلیہ نے چائے بنا کر ٹرالی میں سجائی جسے لے کر میں آپ کی خدمت میں پہنچا اور چائے کی پیالی بنانے لگا تو آپ نے فرمایا "ٹھہرو میری بیوی کو بلاؤ انہیں معلوم ہے کہ میں کیسی چائے پیتا ہوں" چنانچہ میں نے اپنی اہلیہ سے کہا کہ وہ حضرت نواب منصورہ بیگم صاحبہ کو حضرت صاحب کے پاس بھجوا دیں۔ میں دوسرے کمرہ میں چلا گیا چنانچہ حضرت نواب منصورہ بیگم صاحبہ نے آپ کے لئے چائے کی پیالی بنائی اور پھر دوسرے کمرہ میں تشریف لے گئیں۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ میرے غریب خانہ پر تشریف فرما ہونے کے بعد آپ نے ربوہ واپس جانے کے لئے تیاری شروع کر دی۔ مجھے اور تو کچھ نہ سوجھا گھر میں اپنی مرغیوں کے قریباً 4-3 درجن تازہ انڈے اور خالص شہد موجود تھا جو میں نے آپ کی خدمت میں پیش کئے۔ جنہیں قبول فرماتے ہوئے آپ نے فرمایا "کار میں رکھوا دیں" شہد کے بارے میں آپ نے دریافت فرمایا کہ "تمہیں کیسے معلوم ہے کہ یہ خالص ہے" اس پر میں نے عرض کیا کہ میری فیکٹری کا ایک مزدور خود اپنے ہاتھوں سے شہد اتار کر مجھے دیتا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ یہ خالص ہے اس پر آپ مسکرا دیئے۔

اپنی کار میں بیٹھنے سے پہلے آپ نے اپنے کوٹ کی جیب سے ایک چھوٹا سا پیکٹ نکالا اسے کھولا اور اس میں سے "یوڈی کولون" سے تر ایک ٹشو نکال کر اسے دو ٹکڑوں میں تقسیم کرنے کے بعد آدھا ٹکڑا میری اہلیہ کو اور دوسرا آدھا ٹکڑا مجھے دے کر فرمایا "جب تک ان میں سے خوشبو آتی رہے گی ہماری یاد بھی آپ کو آتی رہے گی" جتنا وقت آپ نے ہمارے غریب خانہ پر گزارا وہ تا زندگی ہمارے لئے یادگار رہے گا۔

آپ نے جب حضرت سیدہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ سے شادی کی تو میں اپنی اہلیہ کے ہمراہ آپ سے ملاقات کرنے کی غرض سے ربوہ گیا۔ ملاقات کے دوران آپ نے میری اہلیہ سے دریافت فرمایا "تم نے میری دلہن دیکھی ہے" جب میری اہلیہ نے نفی میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا "آؤ میں تمہیں اپنی دلہن سے ملواؤں" چنانچہ آپ میری اہلیہ کو اندرون خانہ لے گئے اور اپنی دلہن سے میری اہلیہ کا تعارف کرایا۔

مندرجہ بالا واقعات اور ملاقاتوں کے علاوہ اور بہت سے واقعات میری آنکھوں کے سامنے سے گزرے اور آپ کے بلندی درجات کے لئے دعا کرتا رہا۔ اے رب العزت جس طرح آپ ہم سے پیار کرتے تھے تو اس سے بڑھ کر ان سے پیار کا سلوک فرما۔ قبول فرما۔

ایک اچھی بات

جو خدا کے بندے ہوتے ہیں۔ ان میں خوشبو اور برکت ہوتی ہے۔ فریب اور مکر سے ان کو کوئی غرض نہیں ہوتی۔

خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے

میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظر استخفاف سے دیکھیں۔ خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے۔ یا چھوٹا کون ہے یہ ایک قسم کی تحقیر ہے جس کے اندر حقارت ہے۔ ڈر ہے کہ یہ حقارت بیج کی طرح بڑھے اور اس کی ہلاکت کا باعث ہو جائے بعض آدمی بڑوں کو مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے اس کی دلجوئی کرے اس کی بات کی عزت کرے کوئی چڑ کی بات منہ پر نہ لاوے کہ جس سے دکھ پہنچے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد افضل ظفر

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری

زہد و تقویٰ حضرت مولانا ابو العطاء صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے عالم باعمل اور زاہد شب بیدار تھے اور آخر شب کی عبادت بڑی باقاعدگی سے ادا کرتے آپ سفر و حضر ہر حالت میں یہ عبادت ادا کرتے۔ آپ کے شاگرد اور جماعت کے مشہور عالم جناب مولوی غلام باری سیف بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت مولانا کے ساتھ متعدد بار سفر کرنے کا موقع ملا۔ مگر ایک بار بھی ایسا نہیں ہوا کہ آپ نے یہ عبادت ادا نہ کی ہو۔ یا آخر شب کی عبادت کے وقت سوئے ہوئے ہوں۔ عین اس کے وقت آپ بیدار ہو جاتے اور خدا کے حضور سجدہ ریز ہو جاتے۔

آپ کی بہو اہلیہ محترم عطاء الکریم صاحب شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ بیان کرتی ہیں کہ جب سے میں نے آپ کو دیکھا آپ کو راتوں کو اٹھ کر دعائیں کرتے پایا۔ طبیعت اچھی نہ بھی ہوتی پھر بھی عین آخر شب کی عبادت کے وقت آپ کے کمرے کی لائٹ آن ہو جاتی اور اٹھ کر وضو کرنے کے بعد عبادت الٰہی میں مصروف ہو جاتے۔ ایک بار آپ صبح سویرے باورچی خانہ میں تشریف لائے اور فرمایا کہ آج مجھے آخر شب کی عبادت کے لئے عطاء الحبیب نے جگایا ہے۔ یہ میرے بڑے بیٹے کا نام جو آپ کا پہلا پوتا بھی ہے۔ ہم کچھ حیران ہوئے تو مسکرا کر بتایا کہ عین وقت ہی بیٹا میرے پاس آیا اور کان میں کہا کہ بڑے ابا اٹھو۔ وقت ہو گیا اور آنکھ کھلی۔ ٹارچ جلا کر ٹائم دیکھا تو میرے اٹھنے کا وقت ہی تھا۔

حضرت مولانا کے متعلق محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا امیر جماعت ہائے احمدیہ پنجاب تحریر فرماتے ہیں کہ "آپ سفروں میں بھی آخر شب کی عبادت کی پابندی کرتے اور کلام الٰہی کی باقاعدگی سے تلاوت کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ میں بہت سے خوبیاں رکھی تھیں۔ بڑے متقی اور پرہیزگار عبادات کے سختی سے پابند۔ چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی رضائے الٰہی کا خیال رکھتے تھے۔

آپ عبادات کے پابند تھے۔ اور ہر کام میں اور ہر مجلس میں دینی احکام کی بڑی سختی سے پابندی کرتے۔ کبھی بھی آپ نے ہنسی و مزاح یا کسی بھی حالت میں احکام دین کو نظرانداز نہ کیا۔

آپ کی بہو محترمہ امتہ الباسط صاحبہ اہلیہ مکرم عطاء الکریم صاحب سابق مربی لائبیریا بیان کرتی ہیں کہ جب آخر شب کی عبادت کے لئے اٹھتے اور تلاوت وغیرہ کر کے صبح کی عبادت کے لئے جانے لگتے تو ہمارے کمروں کے سامنے برآمدہ میں اونچی آواز سے سلام کہتے اور عبادت کے لئے جگا کر تب بیت الذکر جاتے"

اطاعت نظام جماعت حضرت مولانا ابو العطاء صاحب ان لوگوں میں سے تھے جو اول سے آخر دم تک امامت کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رہے اور کبھی بھی نظام امامت سے روگردانی نہ کی۔ آپ نہ صرف خود اس رسی کو مضبوطی سے تھامے ہوئے تھے بلکہ اوروں کو بھی اس کی پر زور تاکید فرماتے۔ آپ کی نظام امامت سے وابستگی اور امامت سے عشق آپ کی تقاریر و مضامین سے بالکل واضح اور نمایاں ہے۔ آپ کا یہ پختہ عقیدہ تھا کہ امام جماعت خدا بناتا ہے بے شک انتخاب لوگوں کے ذریعہ ہوتا ہے مگر مرضی خدا کی چل رہی ہوتی ہے۔ اس سلسلہ میں مکرم محمد امداد الرحمان صاحب صدیقی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ بنگلہ دیش بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں حضرت مولانا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ بات نظام امامت کے متعلق چل پڑی تو مولانا نے فرمایا "کہ بے شک امام جماعت خدا بناتا ہے۔ ظاہراً لوگ انتخاب کرتے ہیں لیکن خدا ان کے دلوں میں ڈال دیتا ہے کہ فلاں کو منتخب کرنا ہے۔ مجھے امامت ثالثہ کے انتخاب سے دو روز قبل ہی یہ بتا دیا گیا تھا کہ ووٹ کس کو دینا ہے۔ اور کس نے امام جماعت منتخب ہونا ہے۔"

اسی طرح ایک اور روایت انہی سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے حضرت مولانا کے خلاف ایک مقدمہ قضا میں پیش کیا مولانا اپنے موقف پر مضبوطی سے قائم رہے۔ حضرت امام جماعت الثانی انجمن کے حق میں معلوم ہوتے تھے۔ قضا نے فیصلہ حضرت صاحب کی مرضی پر چھوڑ دیا۔ مگر مولانا موصوف نے حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ فیصلہ نہ کریں۔ کیونکہ یہ قضا کا فرض ہے کہ فیصلہ کرے۔ اس کے بعد توثیق کے لئے آپ کی خدمت میں پیش کریں۔ تب آپ بحیثیت امام جماعت جو چاہیں فیصلہ فرمائیں منظور ہے۔ مگر قضا کی جگہ آپ فیصلہ نہ فرمائیں۔

مندرجہ بالا واقعہ سے مولانا کی بے باکی اور اظہار حق کے لئے ہمت کے علاوہ اطاعت امامت کا پہلو بھی نمایاں ہے۔

آپ کی بہو مکرمہ امتہ الباسط صاحبہ اہلیہ مکرم عطاء الکریم صاحب شاہد بیان کرتی ہیں کہ "آپ کے نمایاں وصف خدا تعالیٰ سے عشق اور امام جماعت کی اطاعت و محبت میں سرشار رہنا تھے۔ ہمیشہ اپنے بچوں کو بھی نصیحت فرماتے کہ خواہ کچھ ہو جائے۔ امام جماعت کے وفادار بن کے رہنا۔ امام جماعت کی اطاعت کرنا آپ کا اولین فرض تھا۔

آپ کے بہنوئی مکرم محمد حنیف صاحب دار العلوم شرقی نے بیان کیا کہ ایک دفعہ قادیان میں میری بہن (مولانا کی پہلی بیوی) سخت بیمار تھیں۔ لیکن اس وقت نظارت (دعوت الی اللہ) کی طرف سے مولانا کو یہ چٹھی موصول ہوئی کہ فلاں فلاں جگہ مناظرے ہیں آپ فوراً پہنچیں۔ اب ایک طرف فرض تھا اور حکم تھا دوسری طرف رفیقہ حیات کی موت و حیات کا معاملہ۔ چنانچہ آپ کبھی اپنی بیوی کو دیکھتے اور کبھی اس چٹھی کو۔ بالآخر آپ نے نمناک آنکھوں سے یہ کہا کہ میں خدا کی راہ میں جا رہا ہوں۔ دعا کروں گا۔ اللہ نے چاہا تو صحت عطا فرمائے گا۔ چنانچہ آپ مناظرہ کے لئے چلے گئے۔

مہمان نوازی حضرت مولانا کے اندر مہمان نوازی کی جو صفت تھی وہ تمام صفات سے نمایاں تھی۔ آپ کے پاس جو شخص بھی جاتا آپ موسم و حالات کی مناسبت سے اس کی تواضع مشروب یا چائے اور دیگر لوازمات سے کرتے۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آپ کے ہاں کوئی مہمان گیا ہو یا کوئی ملنے والا شخص وارد ہوا ہو اور آپ نے اس کی خاطر مدارت نہ کی ہو۔ بیت العطاء کی آئے دن کی دعوتیں اس بات کی زندہ مثال ہیں۔

آپ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی دعوت بھی کیا کرتے تھے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی ازراہ شفقت آپ کی دعوت قبول فرماتے۔ مکرم محمد حنیف صاحب دار العلوم بیان کرتے ہیں ایک دفعہ قادیان میں حضرت امام جماعت الثانی کی خدمت میں بھائی جان (مولانا موصوف) نے دعوت افطار کی درخواست کی حضرت صاحب نے منظور فرمائی۔ بھائی جان گھر آئے اور اپنی بیوی (مکرم حنیف صاحب کی ہمشیرہ) سے فرمانے لگے کہ جلد انتظام کرو۔ بھائی جان خود بھی انتظام میں مصروف ہو گئے۔ ہم بھی ہاتھ بٹانے لگے جب سب کچھ تیار ہو گیا تو آپ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی خدمت میں اطلاع کے لئے جانے لگے۔ اس لمحہ باہر دروازہ پر دستک ہوئی۔ جا کر دروازہ کھولا تو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی اکیلے بنفس نفیس تشریف فرما تھے۔

مولانا باہر جانے والے مربیان اور فریضہ دعوت الی اللہ ادا کر کے آنے والے مربیان کی بھی دعوتیں کرتے رہتے تھے۔ اسی طرح جب آپ کے بیٹوں میں سے کوئی باہر جانے لگتا یا واپس آتا تو آپ دعوت کا اہتمام کرتے اور افراد جماعت کے علاوہ غیر از جماعت احباب کو بھی مدعو کرتے۔ آپ نے جو دعوت اپنے بڑے بیٹے مکرم عطاء الکریم صاحب شاہد سابق مربی انچارج لائبیریا کے اعزاز میں کی اس میں ربوہ کے ریذیڈنٹ مجسٹریٹ جناب انصاری صاحب بھی مدعو تھے۔ اسی طرح آپ نے ایک دفعہ فیصل آباد کے ہفت روزہ المنبر کے مدیر جناب عبدالرحیم اشرف صاحب کو بھی اپنے مکان پر دعوت دی۔ موصوف آئے ربوہ کی سیر کرائی گئی۔ مختلف دفاتر دکھائے گئے۔ پھر صحافیان اور علماء ربوہ کے ساتھ بیت العطاء میں ایک پر تکلف دعوت کا اہتمام کیا گیا۔

جناب حفیظ الرحمان صاحب سنوری بیان کرتے ہیں کہ میں مولانا کے دفتر میں کام کرتا تھا۔ آپ نے جب بیت العطاء میں بالا خانہ تعمیر کیا تو سب ملازمین دفتر کو دعوت دی۔ چنانچہ بیت العطاء میں ایک پر تکلف دعوت کا اہتمام کیا گیا۔ فرماتے ہیں کہ مولانا ایسے مواقع تلاش کرتے رہتے تھے کہ دوستوں کو اکٹھا کر کے کسی دعوت کا اہتمام کیا جائے۔

بچوں سے حسن سلوک حضرت مولانا اپنے تمام بچوں سے حسن سلوک اور محبت و شفقت سے پیش آتے۔ آپ اس قدر پیار کا سلوک کرتے کہ آپ کے بچوں میں سے ہر ایک یہی محسوس کرتا کہ ابا جان سب سے زیادہ محبت میرے ساتھ کرتے ہیں۔ آپ نے کبھی بیٹی اور بیٹا میں فرق نہ کیا بلکہ دونوں سے یکساں سلوک کیا کرتے۔ آپ اپنے بچوں کی تکلیف پر تڑپ اٹھتے اور اس کے ازالہ کے لئے ہر ممکن کوشش فرماتے۔ آپ کی بڑی بیٹی محترمہ امتہ الرحمان صاحبہ آف کوئٹہ تحریر فرماتی ہیں کہ

"ایک دفعہ میری آنکھ میں درد تھا۔ اور مجھے شدید تکلیف تھی۔ ابا جان کو معلوم ہوا تو آپ دوائی لائے مگر کچھ افاقہ نہ ہوا۔ آپ تقریباً رات بھر جاگ کر میری پٹی وغیرہ کرتے رہے اور جب مجھے آرام آیا تو آپ نے بھی آرام کیا۔ یہ واقعہ میں آج تک نہیں بھلا سکی اور نہ ہی بھلا سکتی ہوں۔

مکرم عطاء الرحمان صاحب طاہر پسر اکبر مولانا موصوف تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت والد صاحب کو اپنے بچوں سے بہت پیار تھا۔ آپ ان کی خوشی میں خود خوشی محسوس کرتے ہر لحاظ سے ان کے جذبات کا خیال رکھتے ایک دفعہ میری بہنیں بیت العطاء میں آئی ہوئی تھیں تو ایک نے کہا کہ ابا جان ہم تو اپنے گھر میں اس وقت مونگ پھلی کھاتے ہیں تو آپ نے اسی وقت مونگ پھلی منگا دی اور کہا کہ اگر میری بیٹی اپنے گھر میں اس وقت مونگ پھلی کھاتی ہے تو یہاں بھی ضرور حاضر کی جائے گی۔

آپ اپنے بچوں سے ہی نہیں بلکہ پوتوں پوتیوں اور نواسوں نواسیوں سے بھی بہت محبت کرتے تھے آپ کی بہو محترمہ امتہ الباسط صاحبہ اہلیہ مکرم عطاء الکریم صاحب شاہد تحریر فرماتی ہیں کہ

"آپ اپنے بیوی بچوں۔ پوتوں۔ پوتیوں نواسوں اور نواسیوں سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔ گھر آتے تو ہر ایک کا حال باری باری دریافت فرماتے۔ کوئی چیز لاتے تو اسی وقت محترمہ امی جان کے سپرد کرتے ہوئے فرماتے سب کو تقسیم کر دو۔ بچوں کو اکثر بٹوا نکال کر پیسے دیتے۔ اور بچوں کی خوشی پر بے حد خوشی محسوس کرتے۔ اگر کوئی چیز پسند نہ آتی تو نرمی سے سمجھا دیتے۔

فرماتی ہیں یوں تو آپ کو اپنے سب پوتوں پوتیوں' نواسوں اور نواسیوں سے بہت محبت تھی لیکن میرے بچوں کو آپ کا پیار کچھ زیادہ ہی نصیب ہوا اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ پاس رہنے کا موقع بھی زیادہ ملا ہے جس کی وجہ سے ان بچوں نے وافر حصہ آپ کی شفقت و محبت کا حاصل کیا ہے۔ جب میری پہلی بیٹی عزیزہ امتہ الواسع بشریٰ کی پیدائش ہوئی تو میں اپنے والدین

باقی صفحہ 7 پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسرڈاکٹرپرویزپروازی

خاموش علماء

اپنے روشن دین تنویر صاحب کو ہم اپنادوست اور مہربان جانتے تھے اور ہیں۔ان کی طرف سے حوصلہ افزائی نہ ہوتی تو ہماری ساری شاعرانہ یا ادیبانہ اکڑفوں دھری کی دھری رہ جاتی۔ہماری عمروں میں بہت تفاوت تھااس کے باوجود تلطف فرماتے تھے۔ کبھی کبھار بلا بھیجتے اور اپنا کلام سناتے۔ فرماتے تھے میں اکثر نظمیں براہ راست ساری جماعت کو سناتا ہوں مگر بعض نظمیں ایسی بھی ہوتی ہیں جو پہلے تمہیں سنانا چاہتاہوں۔تنویر صاحب نہایت بلند پایہ ادیب اور شاعر تھے۔ادبی دنیا میں بہت معروف تھے۔ احمدیت کی آغوش میں آئے تو سلسلہ کے اخبارات و رسائل کے علاوہ ادھرادھر چھپنا بند کردیا۔خود مطالعہ کرکے احمدی ہوئے تھے اس لئے ان کا سلسلہ کے لٹریچر کے بارہ میں علم بھی بہت گہرا تھا۔ایک بار مذاق میں کہنے لگے یار کیا ہی اچھا ہوتا کہ تم پیدائشی احمدی نہ ہوتے۔میں نے کہا کیا مطلب؟ فرمانے لگے پیدائشی احمدی اپنے لٹریچر کے مطالعہ کی طرف غفلت برتتے ہیں۔تم دیانت داری سے بتاؤ تم نے بانی سلسلہ کی کتنی کتابیں بالاستیعاب پڑھی ہیں۔میرے پاس سوائے خاموش ہوجانے کے اور کوئی جواب نہ تھا۔واقعی ہم پیدائشی احمدیوں میں یہ کمی موجود تھی۔نئی نسل امید ہے اس طرح کی نہیں ہوگی مگر مجھے تو تنویر صاحب نے جھنجوڑ دیا۔تنویر صاحب بھی حوالوں کی پوٹ تھے۔کہتے تھے روز

اداریہ لکھنا خالہ جی کا گھر نہیں اور الفضل کا اداریہ؟ یہ

غرض دو گونہ عذاب است جانِ مجنوں را
بلائے فرقتِ لیلیٰ وصحبتِ لیلیٰ

کا مضمون ہے۔اپنے اس لئے اچھے اداریہ کے متمنی ہیں کہ ان کے علم اور ایمان میں اضافہ ہوتا رہے اور پرائے اس لئے الفضل کے اداریوں کی تاک میں رہتے ہیں کہ انہیں اعتراض کا کوئی موقعہ ہاتھ آئے۔اس لئے الفضل کے ایڈیٹر کی جان ضیق میں ہوتی ہے۔آجکل نسیم سیفی صاحب کو دیکھتے ہیں تو اندازہ ہوتا ہے کہ تنویر صاحب بھلے وقتوں میں ایڈیٹری سے عہدہ برآ ہوگئے۔ اب موجود ہوتے تو "خونی ملاؤں کے آخری دن" والے اداریہ کی پاداش میں دار پر کھینچ دیئے جاتے!

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد ناظر اعلیٰ تھے ایک بار الفضل میں ہماری ایک نظم چھپی سیدھے ہمارے دفتر میں (یعنی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے دفتر میں) تشریف لائے۔ ہم نے احتراماً اٹھنا چاہا تو ہمارے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر ہمیں اٹھنے سے باز رکھا فرمایا اوئے نظم اچھی لکھنے لگے ہو۔ کرتا ہوں تمہارے ابا سے تمہاری شکایت" اور واپس تشریف لے گئے۔اس روز اندازہ ہوا کہ میاں صاحب محترم جو بظاہر دیکھنے میں ادب سے بالکل آشنا نہیں لگتے اپنے ابا کی طرح ادب کا کتنا گہرا اور ستھرا ذوق رکھتے ہیں۔ یونہی خیال آ رہا ہے کہ میاں صاحب حیات ہوتے تو اپنی بہو کی خوب صورت نظمیں پڑھ پڑھ کر کتنے خوش ہوتے۔

ربوہ میں تاج الدین نام کے دو بزرگوں کو دیکھا۔ایک تو ہمارے مولانا تاج الدین لائلپوری تھے جو دارالقضاء کے ناظم تھے۔ہمارے محلہ دار تھے۔ہمارے زمانہ سے پہلے سکول میں استاد رہے تھے اور دینی قانون کے ماہر ہونے کے ناطہ سے دارالقضاء کے ناظم تھے۔بہت دبنگ تھے۔ ان کے بچوں میں سے مبشر سے دوستی کا اور دوسروں سے شاگردی کا تعلق رہا۔منور تو اب بھی کبھی کبھی امریکہ سے وقتاً فوقتاً فون کرتا رہتا ہے۔ ایک بار منظور قادر صاحب' جو سر عبدالقادر کے صاحبزادہ تھے اور انہی دنوں مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کے عہدہ سے سبکدوش ہوئے تھے میری دعوت پر ربوہ تشریف لائے۔ آپ نے خواہش کی کہ انہیں جماعت احمدیہ کے دفاتر کا معائنہ کرنے کا موقعہ دیا جائے۔ ہم نے بسروچشم یہ بات مان لی اور انہیں دفاتر کا معائنہ کرواتے پھرے۔ میاں غلام محمد اختر' جو ان دنوں ناظر اعلیٰ ثانی تھے منظور قادر صاحب کی رہنمائی فرمارہے تھے۔ منظور قادر صاحب دفتر قضاء میں پہنچے تو اس وقت مولوی تاج الدین صاحب نے عدالت کے وقار کو پیش نظر رکھا۔ ذرا جوان کے چہرہ پر ایسا تاثر آیا ہو کہ کوئی معزز مہمان ان کے مقدمہ کی کارروائی دیکھ یا سن رہا ہے اپنے کام میں ہمہ تن مصروف رہے۔ ہم لوگ وہاں سے نکلے تو منظور قادر صاحب فرمانے لگے میں اس کارروائی سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ ایک تو اس لئے کہ وکیل موجود نہیں دوسرے اس لئے کہ قاضی کو اپنے مرتبہ قضاء کا پورا احساس ہے۔ منظور قادر صاحب کے تعارف میں یہ بات بھی عرض کردوں کہ ان کے والد ماجد جناب جسٹس شیخ سر عبدالقادر صاحب نے لندن کی البیت مکمل ہونے پر اس کا افتتاح کیا تھا۔ ان دنوں آپ برطانیہ میں متحدہ ہندوستان کے ہائی کمشنر کے عہدہ پر فائز تھے۔ منظور قادر صاحب ان کے بیٹے تھے اور پاکستان کے وزیر قانون اور وزیر خارجہ کے عہدوں پر بھی رہے تھے۔جب آپ نے ربوہ آنے کا وعدہ کیا تھا تو آپ ابھی چیف جسٹس تھے۔جب آنے کا وقت ہوا تو چیف جسٹس کے عہدہ سے سبکدوش ہوچکے تھے مگر قانون اور انصاف میں ان کی دلچسپی قائم تھی۔بیچارے جلد ہی دست اجل کا شکار ہوگئے۔

مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لیئم
تو نے وہ گنج ہائے گرانمایہ کیا کیئے؟

دوسرے تاج الدین "مولوی فاضل گر" کہلاتے تھے مولوی فاضل گر اس لئے کہ ان کے شاگرد مولوی فاضل کا امتحان دیتے تو پاس ہو جاتے خود امتحان میں بیٹھتے تو کامیاب نہ ہوتے تھے۔اس لئے فرمایا کرتے تھے میں مولوی فاضل نہیں مولوی فاضل گر ہوں! نہایت حلیم الطبع اور منکسرالمزاج بزرگ تھے سادہ سے لباس میں ملبوس رہتے۔کئی بار انہیں دیکھا کہ دودھ دہی کی دوکان پر قطار میں کھڑے ہیں۔ایک دوبار احتراماً انہیں پہلے باری دینا ہی چاہی آپ نے پسند نہیں فرمایا۔ان کے شاگردوں سے ان کے بارہ یہی سنا کہ بہت عالم آدمی ہیں۔

جماعت احمدیہ کے عالموں اور دوسروں میں فرق دیکھنا ہو تو کسی پرانے استاد کا یہ شعر پیش نظر رکھیں تو بات واضح ہو جاتی ہے۔دوسرے علماء کو فخر ہے کہ

ہم نہ نکہت ہیں نہ گل ہیں جو مہکتے جاویں
آگ کی طرح جدھر جاویں دہکتے جاویں

مگر ہمارے علما جدھر جاتے پھول کی طرح مہکتے جاتے تھے۔ ان کے علم کی خوشبو چاروں طرف پھیلتی رہتی تھی۔اسی خوشبو نے لاکھوں آدمیوں کو اپنی طرف کھینچا تھا اور کھینچتی ہے۔

ذکر خاموش علماء کرام کا تھا۔ایک بزرگ تھے جنہیں جامعہ میں بائبل پڑھانے پر مامور دیکھا۔ ان کا اسم گرامی عبدالخالق تھا۔ عیسائیت سے تائب ہو کر احمدی ہوئے تھے۔ بائبل کے ایسے عالم کہ گویا ساری بائبل ان کی انگلیوں کی پوروں پر تھی۔ لوگ باگ بائبل کا حوالہ تلاش کرنے کے لئے لائبریری جانے کی بجائے انہیں جا ملتے تھے۔انہیں دودھ جلیبی کا بہت شوق تھا۔ میٹھے کے عاشق تھے۔چنیا بیگم سے پرانی شناسائی تھی۔ایک بار انہیں سانپ نے ڈس لیا۔ ہفتہ دس دن بعد ٹھیک ٹھاک ہو کر جامعہ آئے تو دوستوں سے بڑی مایوسی کے عالم میں فرمایا کوئی کمبخت بڑا ہی بودا سانپ تھا۔ میری دو روپے کی دودھ جلیبی ضائع کروادی خاک جو نشہ چڑھا ہو! اس نشہ کی بابت کہا جاتا ہے کہ وہ لوگ جو فلک سیر کے عادی ہوں انہیں سانپ کا زہر کچھ نہیں کہتا الٹا ان کے لئے لطف کا باعث بنتا ہے۔

قبلہ و کعبہ مولانا جلیل صاحب سے تو ان کی دوستی تھی۔ ہمارے ابا مولانا احمد خان نسیم صاحب سے بھی ان کا پرانا تعلق تھا۔ جب کبھی ہمارے ہاں تشریف لاتے ابا ہمیں بھگاتے کہ جاؤ بازار سے جلیبی لے کر آؤ۔ پھر اندر کہلواتے کہ دودھ میں جلیبی ملا کر باہر بھیج دیں۔ خوب آدمی تھے۔خاموش اور اپنے آپ میں مگن۔ مگر بائبل کا ذکر آتا تو جیسے شیر ہو جاتے۔ قرآن کے حافظ تو ہم نے بہت دیکھے مولوی صاحب بائبل کے حافظ تھے۔ اب ہم نے جس زمانہ میں انہیں دیکھا وہ ہمارے بچپن یا حد لڑکپن کا زمانہ تھا ہم ان کے مرتبہ اور مقام سے آشنا نہیں تھے مگر اپنے بزرگوں کو ان کا حد سے زیادہ احترام کرتے دیکھا۔

یادرفتگان

ناصر احمد مربی سلسلہ

محترم ماسٹرنذیراحمد صاحب

استاذی المحترم ماسٹر نذیر احمد صاحب تو بہت ساری خوبیوں کے مالک تھے میں اس وقت چند ایک باتیں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ استاذی المحترم نے 10 سال 1944ء سے 1954ء تک سیرالیون میں بطور مربی سلسلہ خدمت کی توفیق پائی۔

بعد ازاں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ارشاد پر ناصر آباد اسٹیٹ سندھ میں جماعت کے پرائمری سکول میں ہیڈ ماسٹر متعین ہوئے اور ریٹائرمنٹ تک بڑے ہی اخلاص اور محنت کے ساتھ بے شمار طالب علموں کو تعلیم دی جن میں سے بہت سے آج بڑے بڑے عہدوں پر بھی فائز ہیں۔ استاذی المحترم میں کچھ خوبیاں ایسی تھیں جو آپ کو دوسرے استادوں سے ممتاز کردیتی ہیں۔

استاذی المحترم کی یہ عادت تھی کہ جیسے ہی بچہ سکول میں داخل ہوتا آپ اردو قاعدہ کے ساتھ ہی اسے قاعدہ یسرنا.... کا سبق بھی شروع کروا دیتے اور اس طرح سے آپ آہستہ آہستہ کلام الہی پڑھنا سکھا دیتے آپ کی اپنی قرأت بھی بڑی اچھی تھی اور شاگردوں کو بھی اچھے انداز میں پڑھنا سکھاتے تھے۔

قارئین کرام! جو درد اور محبت آپ کو احمدی بچوں کی تعلیم کے متعلق تھا اس کا اندازہ آپ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ جب کوئی بچہ سکول سے غیر حاضر ہوتا تو آپ کسی دوسرے طالب علم کے ذریعہ معلوم کرواتے کہ کیوں غیر حاضر ہوا ہے پھر خود اس کے گھر جاتے اور والدین کو اچھی طرح وعظ و نصیحت کرتے اور زبردستی بھی بچے کو سکول لے جاتے۔اور چنانچہ میں نے خود استاذی المحترم کو کئی دفعہ ایسے کرتے دیکھا ہے۔

استاذی المحترم ماسٹر نذیر احمد صاحب مسلسل 32 سال جماعت احمدیہ ناصر آباد اسٹیٹ کے صدر جماعت رہے اور دم آخر تک یہ خدمت سرانجام دیتے رہے۔ آپ بڑے ہی لائق اور کامیاب اور بارعب صدر جماعت تھے۔ کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ ہوتا تھا۔ استاذی المحترم عبادات کے بے حد پابند تھے پنجوقتہ عبادت تو کبھی بھی نہ چھوڑتے اور روزے بڑے اہتمام سے رکھتے تھے دوسروں کو بھی بڑے اخلاص کے ساتھ عبادات کی پابندی کی تلقین فرماتے رہتے تھے۔ قارئین کرام چونکہ مضمون لمبا ہوتا جارہا ہے لہٰذا میں مناسب سمجھتا ہوں باقی باتیں چھوڑتے ہوئے سلسلہ کے اس مخلص خادم کا تذکرہ پیارے آقا کے الفاظ میں بھی آپ کے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

پنج شیر پر طالبان کا حملہ

افغانستان کے دارالحکومت کابل پر اور اس کے علاوہ دیگر کئی مقامات پر طالبان کا قبضہ ہو چکا ہے۔ لیکن ان جگہوں پر ایک قدر مشترک رہی ہے اور وہ یہ ہے کہ طالبان کو کسی بھی جگہ سخت مزاحمت یا مقابلے کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ کابل میں جہاں سخت مزاحمت متوقع تھی وہاں بھی ایسا نہیں ہوا۔ کابل پر قبضہ کرنے کے بعد اب طالبان نے اپنے حملے کا رخ احمد شاہ مسعود کے مضبوط مرکز پنج شیر کی طرف موڑا ہے۔ جہاں پر سے وہ درہ پنج شیر پر گولہ باری کر رہے ہیں۔ پنج شیر کی طرف سے بھی جوابی گولہ باری کی جارہی ہے۔

وادی پنج شیر عرصہ قریباً 16 سال سے احمد شاہ مسعود کی ماتحتی میں ہے۔ روسی فوجیں باوجود کوشش کے یہاں تک آنے میں کامیابی حاصل نہیں کر سکی تھیں اس وجہ سے احمد شاہ مسعود کو وادی پنج شیر کا شیر کہا جاتا ہے۔ یہ وادی 150 کلو میٹر لمبی ہے۔

دوسری طرف طالبان نے افغانستان کی حکومت پر اپنا قبضہ مستحکم کر لیا ہے۔ سابق صدر ربانی اور سابق وزیر اعظم مسٹر گلبدین حکمت یار نے طالبان کو امریکی پشت پناہی سے قائم شدہ حکومت قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ ایک دن امریکہ کے یہ ایجنٹ شکست کھا جائیں گے۔

روس نے 1979ء کے آخری مہینے میں افغانستان میں فوجیں داخل کی تھیں۔ دس سال تک افغانستان پر قبضہ رکھنے کے بعد یہ افواج واپس چلی گئی تھیں۔ اور اب ساتواں سال مکمل ہونے کو ہے کہ آزادی کی جنگ لڑنے والے اپنے ہی ہم وطنوں سے نبرد آزما ہیں۔ روسی قبضے کے دوران افغانستان کی زیادہ تباہی ہوئی یا اس سات سالہ خانہ جنگی میں؟ یہ بات ہر کسی کی زبان پر ہے۔

OOO

امریکہ کی کوششیں

اسرائیل میں وزیر اعظم نیتن یاہو کی کامیابی کے بعد سے اسرائیل کے عربوں اور فلسطینیوں سے تعلقات کشیدہ چلے آرہے ہیں۔ گذشتہ دنوں مسجد اقصیٰ کے پاس ایک عرصے سے بند سرنگ کو کھولنے کے مسئلہ پر شدید خونریز ہنگامے ہوئے اور اسرائیل کے وزیر اعظم نے یہاں تک کہہ دیا کہ وہ 1993ء کے امن سمجھوتے کے بعض پہلوؤں میں تبدیلی لانا چاہتے ہیں اس اعلان سے امن سمجھوتے کا مستقبل خطرے میں پڑ گیا تھا۔ اس مرحلہ پر امریکہ نے کھل کر مداخلت کی اور امریکہ میں صدر کلنٹن کی میزبانی میں اسرائیلی وزیر اعظم، اردن کے شاہ حسین اور فلسطینی صدر مسٹر یاسر عرفات کے درمیان سربراہ ملاقات کروادی۔ بات چیت یوں تو کسی نتیجے کے بغیر ختم ہو گئی اس سے مایوسی کا ایک تاثر بھی پیدا ہوا۔ لیکن ملاقات کی نئی تاریخ اور جگہ طے ہو گئی۔

اس دوران جبکہ یہ مذکرات جاری ہیں، امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر وارن کرسٹو فر نے اسرائیل وزیر اعظم سے ملاقات کر کے ایک کامیابی حاصل کر لی۔ وہ یہ کہ اسرائیلی وزیر اعظم نے یقین دہانی کروادی ہے کہ وہ 1993ء کے امن سمجھوتے کو نہ تو منسوخ کریں گے اور نہ اس میں کوئی تبدیلی کریں گے۔ اسرائیل نے کہا کہ ان کی طرف سے امن سمجھوتے پر عمل در آمد جاری رہے گا۔ اسرائیل کا خیال تھا کہ 1993ء کے امن سمجھوتے میں حفاظتی انتظامات کی جو تفاصیل طے کی گئی تھیں وہ ناکافی تھیں۔

تاہم معلوم ہوتا ہے کہ اس بارے میں فلسطینی حکومت نے اندر ہی اندر اسرائیل کی بات منظور کر لی ہے اور فریقین کے درمیان غزہ پٹی میں بفرزون قائم کرنے پر اتفاق ہو گیا ہے۔ اس معاہدے کی رو سے اب فلسطینی پولیس کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ان علاقوں سے مظاہرین کو باہر رکھے تاکہ ان کی اسرائیلی فوج یا پولیس سے جھڑپ کا خطرہ باقی نہ رہے۔ یہ مبینہ سمجھوتہ ان اشاروں کے پس منظر میں ہوا ہے کہ فلسطینی اتھارٹی اپنے مظاہرین کے جذبات پر قابو رکھیں۔ فلسطینی حکام نے ایسے کسی معاہدے کا اعتراف تو نہیں کیا لیکن یہ ضرور کہا ہے کہ وہ معاملات کو ٹھنڈا کرنے کے لئے اسرائیل سے تعاون کر رہے ہیں۔

OOO

متحدہ عرب امارات سے تارکین وطن کی بے دخلی

متحدہ عرب امارات خلیج کے ان ممالک میں سے ہے جہاں ملکی تعمیر و ترقی کے منصوبوں اور دیگر ضروریات کے لئے بڑی تعداد میں غیر ملکی کام کرتے ہیں۔ یہ لوگ ملٹی نیشنل کمپنیوں میں کام کرتے ہیں۔ ان کی بڑی تعداد غیر قانونی طور پر مکین ہے۔

اب متحدہ عرب امارات کی حکومت نے ایسے غیر ملکی کارکنوں کو ملک سے جانے کو کہا ہے جن کا ان کے ملک میں قیام غیر قانونی ہے۔ چنانچہ اب تک ڈیڑھ لاکھ کے قریب غیر ملکی جنوبی ایشیا کے ممالک میں واپس جا چکے ہیں۔ بحری جہازوں کو بھر کر ان لوگوں کو پاکستان، بھارت اور علاقے کے دیگر ملکوں تک لایا جارہا ہے۔

یو اے ای کے علاوہ خلیج کے دیگر ممالک میں بھی پاکستان اور ہندوستان کے علاوہ مشرق بعید کے ممالک مثلاً فلپائن کے کئی ہزار لوگ کام کرتے ہیں۔ ان میں سے کئی لوگوں کا قیام غیر قانونی بھی ہے۔

OOO

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 30802 میں مریم صدیقہ بنت احمد علی چوہان پیشہ خانہ داری عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-7-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیورات طلائی وزنی چار تولہ مالیتی بیس ہزار روپے (2) فریج مالیتی چودہ ہزار روپے صرف (3) سلائی مشین مالیتی ایک ہزار روپے اور نقد رقم دس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ تین صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ مریم صدیقہ بنت احمد علی چوہان مکان نمبر 72-71 ناصر آباد غربی ربوہ گواہ شد نمبر1 چوہدری عبدالحق وصیت نمبر 13265 گواہ شد نمبر2 رانا اعجاز علی وصیت نمبر 8604 صدر حلقہ۔

مسل نمبر 30803 میں شاہینہ صداقت زوجہ صداقت احمد ساجد قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سریاب روڈ کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-5-3 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر بذمہ خاوند محترم پچاس ہزار روپے (2) زیورات طلائی وزنی 141 گرام 400 ملی گرام مالیتی 56 ہزار 6 سو (3) زیور چاندی وزنی 51 گرام 400 ملی گرام مالیتی چار صد روپے اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شاہینہ صداقت C/O ظفر کلاتھ ہاؤس شارع لیاقت کوئٹہ گواہ شد نمبر1 صداقت احمد ساجد وصیت نمبر 27326 گواہ شد نمبر2 رفعت احمد وصیت نمبر 26253۔

مسل نمبر 30804 میں روبینہ کوثر بنت بشارت احمد درویش قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سول ہسپتال کالونی کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-11-3 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 29 گرام مالیتی تیرہ ہزار پچاس روپے اور نقرئی زیورات وزنی 66 گرام مالیتی بیالیس سو نوے روپے اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ روبینہ کوثر C/O ظفر کلاتھ ہاؤس شارع لیاقت کوئٹہ گواہ شد نمبر1 صداقت احمد ساجد وصیت نمبر 27326 برادر موصیہ گواہ شد نمبر2 رفعت احمد وصیت نمبر 26253۔

مسل نمبر 30805 میں حسین بی بی بیوہ مرزا بشیر احمد قوم گکھڑ پیشہ خانہ داری عمر 72 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چکرال ضلع چکوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-5-28 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) نقد تیس ہزار روپے (2) حق مہر اڑھائی صد روپے (3) ترکہ خاوند ایک لاکھ روپے جس کے وارث چار بیٹے اور پانچ بیٹیاں اور دو بیویاں ہیں قانونی فیصلہ کے بعد شرعی حصہ برادائیگی ہو گی! اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ حسین بی بی بیوہ مرزا بشیر احمد ساکن چکرال ضلع چکوال گواہ شد نمبر1 مرزا ظفر احمد صاحب پسر موصیہ گواہ شد نمبر2 مرزا منصور احمد پسر موصیہ۔

مسل نمبر 30806 میں چوہدری عنایت اللہ بنگوی ولد مولوی رحمت اللہ باغانوالہ قوم آرائیں پیشہ پنشنر عمر 67 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن D-72 بلاک B نارتھ ناظم آباد کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-7-19 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و

باقی صفحہ 7 پر

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلیویژن انٹرنیشنل

آج کے پروگرام

جمعرات 10- اکتوبر 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس (نیا)-
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل- المائدہ "کدو کی بھجیا"
2-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھک کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
3-00 عربی زبان سیکھئے (دوبارہ)-
3-30 عربی پروگرام- قصیدہ نظم
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
5-00 لقاء مع العرب-
6-00 درثمین حصہ دوئم-(دوبارہ)-
6-30 متفرق پروگرام-
7-00 (صبح) اردو کلاس (دوبارہ)-
8-00 عربی زبان سیکھئے-(دوبارہ)-
8-30 عربی پروگرام قصیدہ نظم-
9-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)-
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
11-00 سندھی پروگرام-
12-00 (دوپہر) احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل- المائدہ "کدو کی بھجیا"-
1-00 لقاء مع العرب-
2-00 اردو پروگرام- سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ- سیرت حضرت بھائی عبد الرحمٰن قادیانی-
3-00 (سہ پہر) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 ڈچ زبان سیکھئے-
5-00 چینی پروگرام-(-) اصول کی فلاسفی-
6-00 (شام) نیچرل کیور- ہومیو پیتھی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
7-00 کوئز پروگرام- سیرت از مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان حصہ سوئم-
7-30 الزامات کے جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- سیشن 11
8-00 لقاء مع العرب (نیا)-
9-00 بوسنین پروگرام-
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 جرمن پروگرام-

جمعہ 11- اکتوبر 1996ء

12-00 (رات) اردو پروگرام نیا-
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن تفریحی پروگرام- بزم مشاعرہ- انور ندیم علوی کے ساتھ ایک شام-
2-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
3-00 ڈچ زبان سیکھئے-
3-30 متفرق پروگرام-
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر-
5-00 لقاء مع العرب-
6-00 کوئز پروگرام- سیرت- از مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان حصہ سوئم-
6-30 الزامات کے جوابات- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- سیشن 11 (دوبارہ)-
7-00 (صبح) اردو کلاس (دوبارہ)-
8-00 ڈچ زبان سیکھئے-(دوبارہ)-
8-30 متفرق پروگرام-
9-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھک کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 پشتو پروگرام-
12-00 (دوپہر) احمدیہ ٹیلی ویژن- تفریحی پروگرام- بزم مشاعرہ انور ندیم علوی کے ساتھ ایک شام-
1-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
2-00 اردو پروگرام- کلام الٰہی اور اس کی خوبیاں از منیر احمد بسمل- پڑھنے والے- فرید- اے- نوید-
3-00 (سہ پہر) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)-
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 درود شریف اور نظم-
5-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-10-11-
6-15 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- ترجمہ ٹیم کے ساتھ جرمنی 96-5-22-
7-15 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی پروگرام کوئز پروگرام- جامعہ احمدیہ ربوہ-
8-00 لقاء مع العرب-
9-00 ترکی پروگرام-
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ ملاقات-
11-00 جرمن پروگرام-

تبدیلی فون

مکرم حمید الدین کاتب صاحب 212996
بہشتی مقبرہ 212976
دار القضاء 212919
صوبیدار میجر (ر) محمد حنیف صاحب
دار النصر 212963

بقیہ صفحہ 6

غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ 4670 روپے ماہوار مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد چوہدری عنایت اللہ بنگوی D-72 بلاک B نارتھ ناظم آباد سنٹرل کراچی گواہ شد نمبر1 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی گواہ شد نمبر2 نور احمد شمس ماڈل کالونی کراچی-

بقیہ صفحہ 1

سے خدا کے فضل سے احمدی ہو رہے ہیں اسی کثرت سے- جو تربیت کے تقاضے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اس میں ابھی کمی ہے- اس لئے ساری دنیا کی جماعتوں کو میں اچھی طرح یاد دلاتا ہوں اور آئندہ پھر بھی یاد دلاتا رہوں گا کہ پہلے ان کو سنبھالیں اور ان کو سنبھالنے کی ایک ترکیب ہے کہ ان کو (داعی الی اللہ) بنا دیں- جس طرح آپ جب دوسروں کو نصیحت کرتے ہیں تو آپ کا نفس آپ کو نصیحت کرتا ہے- اسی طرح جو نیا ایمان لانے والا ہے جب وہ دوسرے ساتھیوں کو ایمان کا پیغام پہنچاتا ہے تو وہی پیغام اس کے اندر بھی مل رہا ہوتا ہے- وہ اس کو پہلے سے بڑھ کر تقویت دے رہا ہوتا ہے- جب غیر اس کے مقابل پر دلائل لاتا ہے تو وہ خود ڈھونڈتا ہے کہ جو مذہب میں نے اختیار کرلیا ہے اس کی تائید میں دلائل کیا ہیں اور اس طرح اس کا نفس اس کی تربیت شروع کر دیتا ہے-

بارہا میں نے آپ کو توجہ دلائی ہے کہ باہر کا مربی بھی اچھا ہے لیکن جب نفس کے اندر کے مربی پیدا ہو جائے تو اس کی کوئی مثال نہیں- پس ہر نفس میں مذکر بھی ہونا چاہئے اور مزکی بھی ہونا چاہئے نصیحت کرنے والا بھی ہونا چاہئے اور پاک کرنے والا بھی-

(از خطبہ 17- ستمبر 1993ء)

بقیہ صفحہ 4

کے پاس راولپنڈی تھی- آپ کو جب بچی کی خوش خبری ملی تو آپ بنفس نفیس خود پنڈی تشریف لائے- اور بچی کو دیکھا- اور فرمایا- کہ یہ بچی بہت ذہین ہو گی- آپ کا کہنا درست نکلا میری بچی بے حد ذہین اور تیز ہے-

جامعہ احمدیہ سے فارغ ہو کر میرے میاں عطاء الکریم صاحب شاہد کا بطور مربی مختلف شہروں میں تبادلہ ہوتا رہا- ہم جس جگہ بھی رہے ابا جان ضرور ہمارے پاس تشریف لاتے رہے- کبھی جماعتی دوروں کے دوران خواہ چند گھنٹوں کا قیام بھی ملتا ضرور ہمارے پاس آتے- سب حال احوال پوچھتے- بچوں سے ملتے اور بہت خوش ہوتے ادھر بچے بھی اپنے بڑے ابا جان کی آمد کی خبر سن کر مجسم انتظار بن جاتے- ایک بار آپ کو کیمبل پور میں صرف ایک رات قیام کا موقع ملا- بچے آپ کی آمد سے بے انتہا خوش تھے- میرا چھوٹا بیٹا عطاء الاعلیٰ اس وقت قریباً اڑھائی سال کا تھا آپ صحن میں چارپائی پر تشریف فرما تھے اس نے اپنی خوشی کا اظہار انوکھے طریقے سے کیا- پریشر ککر کا بڑ آپ کے گلے میں ڈال دیا اور خوشی سے آپ کی چارپائی کے قریب اچھلنا شروع کر دیا- کہ کتنے پیارے لگ رہے ہیں- آپ اپنے پوتے کی اس معصوم شرارت سے اس قدر محظوظ ہوئے کہ میرے منع کرنے پر آپ نے فرمایا نہیں رہنے دو- میرا پوتا خوش ہو رہا ہے- اسے خوشی پوری کرنے دو- اسی سفر کے دوران آپ کے پاس سبز رنگ کا ایک چھوٹا سا لوٹا تھا- میرے بیٹے کو یہ لوٹا بہت اچھا لگا- ہاتھ میں یہ لوٹا اٹھائے آپ کی چارپائی کے گرد چکر لگاتا اور کہتا جاتا بڑے ابا یہ لوٹا تو میرا ہو تا جاتا ہے- آپ بہت ہنسے- فرمانے لگے بچے اس وقت یہ لوٹا آپ کا ہی ہے- جب جاؤں گا تو میرا ہو جائے گا اگلے دن صبح سویرے جب آپ روانہ ہونے لگے تو میں نے لوٹا آپ کو واپس دینا چاہا- تو فرمایا کہ رہنے دو- یہ اب میرے پوتے کا ہو گیا ہے- ربوہ پہنچنے پر آپ نے جو خط لکھا اس کے آخر پر یہ فقرہ لکھا "سبز لوٹے والے کو میرا بہت بہت پیار"

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں-

بقیہ صفحہ 5

سامنے پیش کروں-

جماعت احمدیہ عالمگیر کے موجودہ امام نے احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام ملاقات میں مورخہ 94-4-16 کو استاذی المحترم کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا "اور وہ سارے جو ناصر آباد میں مجلسیں لگایا کرتے تھے اور وہاں ایک وفات ہو گئی ہے.... جس زمانے میں میں وہاں جاتا تھا مجھ سے بہت تعلق تھا ایک ہمارے صدر جماعت تھے ماسٹر نذیر احمد صاحب بڑے مخلص انسان تھے ان کا بھی بڑا صدمہ ہے"

پھر ہمارے پیارے امام نے استاذی المحترم کے اکلوتے فرزند منیر ذوالفقار صاحب کے نام خط میں یوں ذکر فرمایا-

"... آپ کے والد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے زندگی بھر بہترین اور مقبول خدمت دین کی توفیق دی اور وہ ہمیشہ اخلاص کے ساتھ سلسلہ کے ساتھ وابستہ رہے... اللہ انہیں غریق رحمت فرمائے اور آپ لوگوں کا خود سہارا بنے" (اے خدا تو ایسا ہی کر)

احباب کرام سے محترم ماسٹر صاحب کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 9- اکتوبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 21 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 31 درجے سنٹی گریڈ

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ آئینی تبدیلی نہ آئی تو ملک نہیں بچ سکتا۔ بے نظیر کا فائدہ بھی آئینی تبدیلی میں ہے۔ چند ہفتوں میں پرامن تبدیلی نہ آئی تو عوام کے شدید دباؤ کو روکنا میرے اختیار سے باہر ہوگا۔ آئندہ الیکشن میں بے نظیر قائد ایوان نہیں تو اپوزیشن لیڈر بن کر اسمبلی میں آسکتی ہیں۔ دوسرا کوئی چانس نہیں ہوگا۔ موجودہ حالات سے تنگ عوام فوری تبدیلی چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم تبدیلی کے ذریعے پاکستان کی تقدیر بدلنا چاہتے ہیں۔ ہماری حکومت ترقی کو آسمان کی طرف لے جارہی تھی۔ ختم نہ ہوتی تو ماضی کے قرضے ادا کر چکے ہوتے۔ عوام تک خوشحالی پہنچ جاتی۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اقتدار کی خواہش نہیں ملک کو ظالم حکومت سے نجات دلانا چاہتا ہوں۔ بے نظیر نے پاکستان کو "بھڑوں کا چھتہ" بنا دیا ہے۔ اس پر ہاتھ ڈالنا آسان نہیں۔ اس کے باوجود آئینی تبدیلی چاہتے ہیں۔

○ جمیعت علمائے اسلام کے مولانا فضل الرحمان نے کہا ہے کہ صدر اسمبلیاں توڑنے کے حق میں نہیں ہیں۔ انہوں نے سسٹم کو بچانے کے لئے قومی اسمبلی اور سینٹ کو خطوط لکھے۔ انہوں نے صدر سے ملاقات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ صدر نے کہا کہ اگر میں اسمبلیاں توڑ دیتا تو سفینے ڈوبنے پر نواز شریف اور بے نظیر دونوں نہیں بچ سکتے تھے۔

○ پنجاب اسمبلی میں قائداعظم کی تصویر کی بے حرمتی پر سینٹ میں زبردست ہنگامہ آرائی ہوئی۔ وفاقی وزیر ڈاکٹر شیر افگن نے کہا کہ اپوزیشن اقتدار میں اتنی اندھی ہو چکی ہے کہ اس کی نظر میں قائداعظم کا کوئی احترام نہیں رہا۔ بانی پاکستان کی تصویر ہی نہیں ملک کو بھی توڑنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ وزیر داخلہ ایوان میں واقعہ کی تفصیلات پیش کریں۔ جواباً سینٹ میں قائد حزب اختلاف راجہ ظفر الحق نے کہا کہ حکومتی الزام بدنیتی پر مبنی ہے۔ اپوزیشن کی ریلی ساڑھے پانچ بجے نیلا گنبد سے شروع ہوئی جبکہ ٹیلی ویژن کی ٹیم پانچ بجے ہی فلم بنا کر لے آئی۔ یہ حکومت کی سازش ہے۔ وزیر داخلہ سے بات کریں گے۔ سینٹ کے چیئرمین نے وفاقی وزیر شیر افگن کو ڈانٹ پلادی اور بات کرنے سے روک دیا۔ مسٹر آفاق شاہد نے کہا کہ اپوزیشن نے تصویر کی بے حرمتی کی تو چیئرمین نے کہا کہ آپ پریس کانفرنس کریں۔

○ خفیہ اداروں نے رپورٹ دی ہے کہ اپوزیشن کی لاہور کی ریلی کے شرکاء کی تعداد 40 ہزار تھی۔ تقریباً 27 ہزار لیگی کارکن تھے۔

○ قلعہ گوجر سنگھ پولیس نے پنجاب اسمبلی پر حملہ کرنے کے الزام میں درجنوں لیگی کارکنوں کے خلاف سنگین دفعات کے تحت مقدمہ درج کر لیا ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے پریس کانفرنس کے دوران قائد اعظم کی بے حرمتی کے الزام کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ پنجاب اسمبلی پر حملہ کرنے والے سپیشل برانچ اور آئی بی سے تعلق رکھتے تھے یہ کارروائی حکومت کی ایماء پر ہوئی۔

○ پٹرول کی قیمتوں میں فوری اضافہ کر دیا گیا ہے۔ ریگولر کی قیمت میں 43 پیسے اور سپر کی قیمت میں 48 پیسے اضافہ کر دیا گیا ہے۔

○ ایران کے روحانی پیشوا آیت اللہ خامنہ ای نے طالبان پر سخت تنقید کی ہے اور انہیں غیر اسلامی قرار دیا ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے جمعہ یا اتوار کو تعطیل کرنے کے لئے وفاقی حکومت سے رپورٹ طلب کر لی ہے۔ عدالت کے روبرو تین درخواستیں جمعہ کی تعطیل کے حق میں جبکہ ایک اتوار کی تعطیل کے حق میں دائر کی گئی ہے۔

○ قلات سٹیٹ الاؤنس کی بحالی کے لئے بلوچستان کے 7۔ اضلاع میں مکمل ہڑتال کی گئی۔ مظاہرین نے سڑکوں پر دھرنا دیا۔ ٹریفک معطل رہی۔ 25۔ افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ مسلم لیگ (ج) کے مسٹر اقبال احمد خان نے کہا ہے کہ مسٹر حامد ناصر چٹھہ کے وزیر اعظم بننے کی خبروں میں کوئی صداقت نہیں۔ پی ڈی ایف میں کوئی اختلاف نہیں۔

○ وزیر اطلاعات مسٹر خالد کھرل نے کہا ہے کہ اپوزیشن کی لاہور کی ریلی ناکام ہو گئی ہے۔

کامیاب مفید اور مؤثر ادویات
بیاض نورالدین کا نمونہ علاج
کمی خون گرمی جگر مثانہ کے لئے
زدجام عشق ۲۴ روپے ۶۰ گولیاں
سپر فولادی کیپسول ۳۰ عدد ۱۱۰ روپے
پٹھوں کی طاقت کیلئے
قوت اور طاقت کے لئے
کایا پلٹ ۳۰ گولیاں ۶۰ روپے
سفوف کیکر ۳۰ روپے
طاہر دواخانہ اقصیٰ روڈ رحمان کالونی ربوہ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ۔ کامیاب علاج
زدجام عشق
نواب شاہی
شباب آور موتی
حب نشاط
○ فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء اور مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں
○ بیرونی مریض پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534